سوال نمبر 3:

اسلامی عقائد کے اہم اثرات
اور ان کے فرد اور معاشرے پر اثرات

Instructions

1. Give numbering to headings
2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.
3. Do not use table for comparison and contrast questions. Give small paragraphs with headings instead.
4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.
5. Start new question from fresh page.
6. Give around 15 headings for 20 marks question.
7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.
8. Add Quran/Hadees references wherever possible.
9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.
10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.

اسلامی عقائد [illegible]

اسلام عربی زبان کا لفظ ہے [illegible] سے ماخوذ ہے جس کے معنی [illegible] کے ہیں۔ اسلام محض عقائد اور عبادات کے مجموعے ہی کا نام نہیں [illegible] ہے۔ اسلام کے اہم عقائد درج ذیل ہیں:

توحید [illegible]

آخرت [illegible]

ان اسلامی عقائد کا انفرادی اور معاشرتی سطح پر گہرا اثر موجود ہے [illegible]

توحید:

توحید کا لفظ "موحد" سے بنا گیا ہے جس کے معنی یکتا ماننے اور ایک جاننے کے ہیں۔

اصطلاحی معنی:

توحید سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کو پورے صدق دل سے یکتا و یگانہ جاننا۔ یہ کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

توحید کی اقسام:

توحید بذات

توحید بالصفات

27

CamScanner

DAY:

توحید بذات

توحید بذات سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں تنہا ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے!

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (سورۃ اخلاص ۱)

ترجمہ: کہ دو کہ وہ (اللہ) ایک ہے۔

اس سے مراد یہ ہے کہ اس کائنات کے طول و عرض میں کوئی اس کے ہم پلہ نہیں۔ وہ یکتا و بے مثل ہے۔

انفرادی و اجتماعی زندگی پر توحید کے اثرات

جب ایک شخص اپنے قلب میں یہ اطمینان حاصل کر لے کہ اس کا خالق و مالک صرف وہ ایک اللہ ہے تو اس کے اندر سے باطل کا خوف مٹ جاتا ہے۔ وہ اس بات پر یقین کر لیتا ہے کہ اس کی زندگی کا مالک خداوند باری تعالیٰ ہے۔ اس کی پیشانی در در پہ جھکنے سے محفوظ ہو جاتی ہے۔

بقولِ اقبال

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

بالکل اسی طرح انفرادی و معاشرتی دونوں طرزِ حیات پر مکمل طرح اپنا اثر و رسوخ رکھتا ہے۔

ایک معاشرے میں عقیدہ توحید اسے بے انتہا
گناہوں اور جرائم سے بچا لیتا ہے۔ ہندو اور
دیگر مذاہب میں لوگ زیادہ تر دھاتی مجسمے کی
پرستش کرتے ہیں اور اس کی غیر موجودگی میں
خود کو اس کی نگاہوں سے اوجھل تصور کرتے ہیں
جبکہ مسلمان اس بات کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ
خدا حاضر و ناظر ہے۔ ظاہر ہو یا پوشیدہ دن
کا اجالا ہو یا رات کی تاریکی ہجوم کثیر ہو خاموش
تنہائی وہ ذات ہر جگہ موجود ہے یہ احساس
معاشرے میں لوگوں کو ہر قسم کے گناہ سے محفوظ
رکھتا ہے۔ مزید یہ کہ توحید پر عقیدہ انسان
کے بازو کو در در پہ جھکنے سے محفوظ رکھتا ہے
اور اسے خوددار بناتا ہے۔

توحید صفات:

توحید صفات سے مراد
یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں بھی یکتا و
بے مثال ہے۔ اللہ کے خوبصورت 99 نام جو کہ
احادیث سے ثابت ہیں اس کی بے شمار صفات
کی عکاسی کرتے ہیں۔
مثال کے طور پر اس کا نام "رحمٰن" اس کے مہربان
ہونے کی دلیل ہے۔ اس کا رحم و کرم انسانوں کو
اس سے امید لگائے رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔
ہر گناہ کے بعد اس کی طرف لوٹ جانے کا
عندیہ دیتے ہیں۔ عفو و درگزر کرنا بھی اسی
کی ذات مبارک کا نمونہ ہے۔ دنیا میں بے شمار

دوا ہیں موجود ہیں مگر کسی بھی مذہب میں ان کے خدا کی طرف سے اتنا محبت و کرم کی تفویض نہیں سنائی جاتی۔ لہٰذا وہ اسی رحم صفت میں پلتا ہے

انفرادی و معاشرتی زندگی پر اثرات:

اللہ کی رحم صفت انسان کے اپنے اندر ایک گہرا اثر رکھتی ہے۔ خود اللہ کی ذات انسانوں کو اس کے آگے مانگنے اور التجا کرنے کی ترغیب دیتی ہے جس طرح اس کی صفت میں رحم کرنا شامل ہے بالکل اسی طرح یہ صفت لوگوں کو بھی معاشرتی سطح پر اپنے حالات و معاملات رحم سے کرنے کی طرف اکساتے ہیں

رسالت پر ایمان:

اللہ کے بعد اس کے رسول (رسولوں) پر ایمان لانا بھی اسلامی عقائد کی اہم کڑی ہے۔ رسالت کے فرائض صرف وہ انجام دیتے ہیں جنہیں خدا خود منتخب فرماتا ہے۔ وہ زمین پر اللہ کے نائب کی حیثیت رکھتے ہیں اور لوگوں اور خدا کے درمیان رابطہ کا ذریعہ ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے!

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ
وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

(البقرہ 2-4)

ترجمہ:

وہ لوگ جو ایمان لائے جو ان کی طرف نازل کیا گیا اور جو ان سے پہلے نازل کیا گیا تھا۔

انفرادی و معاشرتی زندگی پر اثرات:

الٰہی

بھیجی گئی تعلیمات پر انسان صرف اسی صورت میں عمل کر سکتا اگر وہ اس کے نبیوں پر پہلے ایمان لائے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ انسان خدائی تعلیمات، قرآن مجید و دیگر آسمانی کتب و صحائف پر ایمان لے آئے مگر اس کے پیغمبر کی تکذیب کرے۔

الٰہی پیغمبر الٰہی بے شمار صفات کا مظہر ہیں۔ ان کی ذات ہر طرح کی معاشرتی برائیوں سے پاک ہوتی ہے اور لوگوں کے لیے ایک عملی نمونے کی صورت ہوتی۔ بالکل اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ ان کی زندگی پر عمل کر کے ہی دنیاوی و اخروی نجات (مکمل) ممکن ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے!

لوگو تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آیا ہے جو کہ تمہیں خدا کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ (مفہوم)

DATE:

فرشتوں پر ایمان:

ملائکہ پر ایمان بھی اسلامی عقائد کا اہم جز ہے۔ ملائکہ پیغمبروں اور خدا کے درمیان پیغام رسانی کا کام سر انجام دیتے ہیں "ایمان بالغیب" میں بھی فرشتوں پر ایمان لانا شامل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ (البقرہ)

ترجمہ:
ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔

انفرادی و معاشرتی زندگی پر اثرات:

ملائکہ پر ایمان لانے سے انسان کا ایمان اور مضبوط ہو جاتا ہے۔ اسے اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ کراماً کاتبین اس کے ساتھ ہر وقت موجود ہوتے ہیں جو کہ اس کے اعمال کو قلم بند کر رہے ہیں۔ اپنے اعمال کی جزا اسے مقابلہ کے روز جنت و دوزخ کی صورت میں ملے گی۔ اسی وجہ سے لوگ بہت سی معاشرتی برائیوں سے اجتناب کرتے ہیں۔

آخرت پر ایمان:

آخرت پر ایمان لانے سے
مراد یہ ہے کہ انسان صدقِ دل سے تسلیم کرے کہ
یہ دنیا فانی ہے اور بالآخر ختم ہو جائے گی۔ کیونکہ
اسے اس کے اعمال کی پوری پوری جزا
ملے گی۔ اس کے انسانی زندگی پر اور معاشرتی
زندگی پر گہرا اثر موجود ہے۔ مثال کے
طور پر اگر آخرت پر ایمان کا عقیدہ
موجود نہ ہو تو انسان خود کو زمین پر خدا
سمجھنے لگے اور ہر چیز کو اپنی دائرہ اختیار میں
تصور کرے۔ ظلم و ستم کی روش عام ہو جائے
اور مظلوموں کی کوئی داد رسی کرنے والا موجود
نہ ہو۔

12

حاصلِ کلام:

اسلامی عقائد اپنے اندر ایک
فرد اور معاشرے کو بہترین انداز میں تشکیل دینے
کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ دورِ حاضر میں
جہاں انسانی عروج اپنی معراج پر ہے وہی تصور
اسلامی عقائد سائنس کی حدود کا پابند بھی بناتے
ہیں۔ ایک کامیاب معاشرہ اسی صورت میں پروان
چڑھ سکتا ہے اگر وہ ان عقائد پر عمل پیرا ہو کر اس
کے اثرات کو عملی تصویر کا نمونہ بنائے۔

DAY: ______ DATE: ______

سوال ۲: اسلام تمام انسانوں کے مساوی حقوق پر زور دیتا ہے مزید اسلام میں عورت کا مقام اور مغربی دنیا سے منفرادیت بیان کریں۔

مساوات:

"مساوات" عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی "برابری" کے ہیں۔ "اسلامی مساوات" اسلام کی اہم تعلیمات میں سے ایک ہے۔ اسلام تمام عالم اسلام، عالم دنیا کو برابری کی سطح پر رکھنے پر زور دیتا ہے۔ اس میں ہر قسم، ہر طبقہ کے لوگ موجود ہیں۔ مثلاً

(i) مردوں کے حقوق (ii) عورتوں کے حقوق
(iii) غلاموں کے حقوق (iv) بوڑھوں، بچوں کے حقوق
(v) یتیموں، بیواؤں، مسکینوں کے حقوق
(vi) رشتہ داروں کے حقوق
(vii) غیر مسلمانوں کے حقوق

غرض اسلام نے ہر طرح سے مکمل انسانوں کے مساوی حقوق بیان کیے ہیں اور ان پر عمل کرنے پر زور دیا ہے۔

مردوں کے حقوق:

ایک معاشرہ جہاں مردوں کو بلا امتیاز درجہ دیا جائے وہاں کسی کے بھی حقوق سلب نہیں کیے جا سکتے۔ مردوں کو

DAY: DATE:

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کا حاکم قرار دیا ہے
یعنی عورتوں کو بے انتہا مقام و عزت و مرتبہ
عطا کیا ہے۔ مرد گھر کا سربراہ ہوتا ہے۔ گھر کی
تمام ذمہ داریوں کا بوجھ وہ اپنے کندھوں پر
اٹھاتا ہے۔ سارا دن مشقت برداشت کر کے
ضروریات زندگی مہیا کرتے ہیں۔ عورت کو
مرد کا فرمانبردار بننے اور اس کی عزت رکھنے کا
حکم دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ ۚ

(النساء۔4)

ترجمہ:
مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ فضیلت
دی گئی ہے۔

عورتوں کے حقوق:

وہ معاشرہ جہاں عورتوں
کے حقوق سلب کیے جائیں وہ معاشرہ کبھی ترقی کی
راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا۔ اسلام نے عورت
کے حقوق پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ عورت
کو ہر روپ میں عزت و تکریم کا حقدار ٹھہرایا
ہے۔ عورت ماں کے روپ میں ہو تو جنت کو
اس کے قدموں کے نیچے رکھا گیا ہے۔ بیوی کے روپ
میں ہو تو گھر کی عزت قرار دیا گیا ہے۔ بیٹی کی
صورت میں رحمت قرار دی گئی ہے۔ غرض

اسلام حقوقِ نسواں پر سب سے زیادہ زور دیتا ہے۔
عورت کو وراثت میں حصہ دار بنایا گیا۔
قرآن مجید میں سورۃ النساء کو نازل کیا گیا۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری الفاظ میں بھی عورتوں
سے اچھا سلوک کرنے کی تلقین کی۔ دیکھیں میں
احادیث کے الفاظ ہیں:

"لوگو، عورتوں اور غلاموں کے بارے
میں خدا سے ڈرو"

غلاموں، بوڑھوں، یتیموں، بیواؤں، مسکینوں
رشتہ داروں اور غیر مسلموں کے ساتھ بھی
مساوی سلوک کرنا اسلام کی تعلیمات کا حصہ
ہے۔ ہر صورت میں ان کے حقوق ادا کرنے،
ان کے ساتھ بہترین رویہ اپنانے کی تلقین
کی گئی ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ کی ہدایت جاری کرتے
تو خاص طور پر ارشاد فرماتے:
حدیث کی روشنی میں!
بوڑھے، بچوں اور عورتوں کو نہیں
مارنا، درختوں کو نہیں کاٹنا (مفہوم)
بالکل اسی طرح یتیموں، مسکینوں، محتاجوں
اور بیواؤں کے حقوق پر بہت زور دیا گیا ہے۔
ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے!
اگر کوئی یتیم کا

DAY: DATE:

"مال ناجائز طور پر کھاتا تو اس نے جہنم کی آگ کو اپنے پیٹ میں بھرا ہے"

اسلام میں عورت کا مقام اور مغربی دنیا سے منفرد یت

اسلام جہاں عورتوں کو بے شمار حقوق سے نوازتا ہے وہی آج کے دور میں عورت کو بے پناہ استحصال کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا ہے مغربی دنیا میں۔ اسلام نے عورت کو ہر دور میں عزت بخشی ہے۔ عورت کو ماں کی شکل میں وہ مقام دیا گیا ہے کہ اس کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جا سکتا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم!

جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔

یعنی جنت جس کے حصول کے لیے انسان اپنی زندگی صرف کر دیتا ہے اسے ماں کے قدموں کی زینت بنایا گیا ہے۔

ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا!

اس کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے میں پایا اور جنت حاصل نہ کی۔ (صحیح مسلم)

DAY: ________ DATE: ________

اس کے برعکس عورت کو مال کی شکل میں
کوئی عزت و مقام حاصل نہیں۔ ان کے بڑھاپے
میں ان کو اولڈ ہومز میں بے یار و مددگار
چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جس طرح عورت کو خوبصورت
انداز میں وراثت کا حقدار بنایا گیا ہے، مغرب
میں اس کے برعکس مغربی تعلیمات میں
حقوق میسر نہیں۔

مغرب میں آزادی کے نام پر عورت کی عزت
کو کوئی محفوظ خاطر نہیں کیا جاتا۔ جبکہ اسلام
عورت کو محفوظ مقام، عزت و زینت عطا کیا ہے
مغرب کا بنام عورت کی عزت کو فخر پر حسن
بخشتا ہے۔

سوال حاصلِ کلام:

اسلامی تعلیمات جہاں ہر
شعبہ میں اپنی انفرادیت کی مثال ہیں وہیں مسلمانوں
اور تمام انسانوں کے لیے انسانی حقوق کی ضامن
بھی ہیں۔ آج کے دور میں جہاں عورت
کو محض دو کوڑی کی عزت بھی حاصل نہیں،
اس کے حقوق کو سلب کیا جاتا ہے، اس
پر جا بجا پابندیاں لگا کر غیرت کے نام پر
قتل کیا جاتا ہے وہیں اسلام عورت کو
بے شمار حقوق عطا کرتا ہے، مرد کو اس
کی عزت کا محافظ اور معاشرے کی
زینت قرار دیتا ہے۔

DAY: ________ DATE: ________

سوال نمبر 9 :

"سول سروسز کی ذمہ داریاں"

"سول سروس آف پاکستان" ایک اہم عہدہ ہے جو کہ اپنے ملازمین پر بے شمار ذمہ داریاں ڈالتا ہے۔ ملازمین نہ صرف حکومت سے وفادار بلکہ معاشی و سماجی ترقی کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں۔

سول سروسز کی چند اہم ذمہ داریاں بیان کی جا رہی ہیں جن کو وہ اپنی زندگی کا مقصد بنا کر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآں ہوتے ہیں

ملک و قوم سے وفاداری:

ملک و قوم سے وفاداری ایک سول سرونٹ کے خون کا حصہ ہوتا ہے۔ ملک کی اصلاح، ترقی اور سربلندی کے لیے کوشاں رہتا ہے اور اپنی تمام ذہنی و جسمانی صلاحیات کا استعمال بروئے کار لاتا ہے۔ ملکی وفاداری اس کی اولین ترجیح ہوتی ہے۔ وہ چاہے اپنی ذمہ داریاں ملک میں رہ کر ادا کرے یا بیرون ملک جا کر جیسا کہ "فارن سروس آف پاکستان" میں ملازمین بیرون معاملات کو طے کرتے ہیں، غرض ہر جگہ

وہ ملکی مفاد کو حاصل کرنے میں لگا دیتا ہے۔

ملک و قوم کی خدمت:

"ایک سول سرونٹ" اپنی تجرباتی و تخلیقی اصلاحات کو اس ملک میں امن و امان پیدا کرنے، قوم کو ایک منظم انداز میں چلانے، ہنگامی حالات سے نمٹنے میں صرف کرتا ہے۔ "پولیس سروس آف پاکستان" ایک ایسا ادارہ ہے جس میں وہ براہ راست لوگوں کے معاملات کو جانچتا ہے۔ ملک میں امن و امان کا ضامن بنتا ہے اور لوگوں کو ان کے حقوق دلوانے میں مدد کرتا ہے۔ مظلوموں اور بے بسوں کی دادرسی کرکے ان کے جائز حقوق دلوائے۔ مزید یہ کہ اس کی زندگی کا مقصد ایمانداری سے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونا ہے۔

شفاف احتساب کے لیے سرنگوں رہنا:

احتساب ایک ایسا عمل ہے جو انسان کو اس کے حقوق سے محروم نہیں رکھتا اور اس کے فرائض میں کوتاہی نہیں ہونے دیتا۔ پاکستان میں شفاف احتساب کا عمل اداروں کی مضبوطی اور لوگوں کے اعتماد کو بحال کرنے کے لیے بہت ضروری ہے۔ سول سرونٹ نہ صرف بذات خود اپنا احتساب کرے بوجہ خوف خدا اور ملکی اداروں کے سامنے بھی احتساب میں

لقاون کیں:

خود کو قانون سے بالاتر نہ سمجھیں:

ایک سول سرونٹ

کبھی بھی خود کو قانون سے بالاتر نہ سمجھے۔ اس صورت میں وہ ملک میں اصلاح کی بجائے لاقانونیت پیدا کرے گا۔ جہاں وہ اپنی ذمہ داریوں سے غفلت کرے گا وہیں وہ لوگوں کے لیے ظالم و جابر حکمران کی صورت اختیار کر جائے گا۔ وہ عام قانون جو عام شہری کا ہے مکمل طور پر اس پر عملدرآمد کرے اور لوگوں کے لیے مثال قائم کرے۔